آنکھوں میں بس گیا ہے

سراپا حضور کا

صلی اللہ علیہ وسلم

مفتی محمد خان قادری

سلسلہ مفت اشاعت
نمبر 109

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰه ﷺ

نام کتاب	:	آنکھوں میں بس گیا ہے سراپا حضور ﷺ کا
مصنف	:	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب
ضخامت	:	24 صفحات
تعداد	:	2000
سن اشاعت	:	مارچ 2003ء
مفت سلسلہ اشاعت	:	109

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔74000 فون:2439799

زیر نظر کتابچہ "جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان" کے تحت شائع ہونے والے سلسلہ مفت اشاعت کی 109 ویں کڑی ہے۔ یہ کتابچہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب کی تصنیف لطیف ہے اور علامہ موصوف کی شخصیت اہلسنّت و جماعت کے لیے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان نے اس کتاب کی از سر نو کتابت کروائی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت علامہ موصوف کے علم میں عمر میں اور عمل میں برکت عطا فرمائے اور ان کے سایہ عاطفت کو ہم اہلسنّت و جماعت پر تادیر دراز فرمائے اور ان کو یوں ہی مسلک اہلسنّت و جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقط.........ادارہ

الاهداء

صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن زید انصاری ؓ کی خدمت میں، جنہوں نے آپ ﷺ کے وصال کی خبر سن کر اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی۔

"اے میرے پروردگار! میری بینائی ختم فرمادے تاکہ میں اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی کو دیکھ ہی نہ سکوں، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔

ادنیٰ خادم

محمد خان قادری

حسنِ ترتیب

☆ انتساب

☆ ابتدائیہ

☆ تصور رسول کے لئے ذکر حلیہ وسراپا

☆ آپ کا سراپا اور سیدنا ابو ہریرہؓ کا معمول

☆ مجھ سے آپ ﷺ کا سراپا سن لو...... صحابی کا اعلان

☆ اب تو میں بھی پہچان سکتا ہوں۔

☆ مجھے آپ کے حسن وجمال کے بارے میں بتائیں

☆ آپ چودھویں کے چاند جیسے تھے

☆ حضرت ام معبد اور آپ کا سراپا

☆ یہ بکری ہمارے پاس دور فاروقی تک رہی

☆ مجھے بھی ان کا سراپا سنائیے

☆ مجھے آپ ﷺ کے سراپا کے بارے میں آگاہ کیجئے

☆ ذکر حلیہ وسراپا کا اہم فائدہ

☆ چند محفوظ اداؤں کا تذکرہ

(۱) مبارک ہونٹوں کے نیچے مسواک دیکھ رہا ہوں

(۲) سیاہ عمامہ کے کونے مبارک شانوں کے درمیان

(۳) مانگ میں خوشبو، چمک کا حسین منظر

(۴) انگوٹھی کو چمکتا دیکھ رہا ہوں

(۵) حضرت انسؓ سے ایک سوال

(۶-۷) مبارک بغلوں کی سفیدی میری آنکھوں کے سامنے ہے

(۸) پنڈلیوں کی زیارت کا پر کیف منظر

(۹) سر مبارک پر ہاتھ رکھنا ہمیشہ یاد آتا ہے

(۱۰) چہرۂ اقدس کی سفیدی اور زلفوں کی سیاہی ہمیشہ نظروں کے سامنے رہتی ہے

(۱۱) اب تک سینے میں ٹھنڈک ہے

(۱۲) پاؤں کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں

(۱۳) سبابہ کا حسن نہیں بھولتا

(۱۴) مبارک بازوؤں کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں

(۱۵) اب تک دیوار پر دست اقدس کا نشان دیکھ رہی ہوں

(۱۶) میں انگلی چوستے ہوئے دیکھ رہا ہوں

(۱۷) نماز میں آپ ﷺ کا ہاتھ باندھنا مجھے نہیں بھولتا

(۱۸) اب تک جی میں سیرابی ہے

(۱۹) اب تک سینے میں ٹھنڈک ہے

(۲۰) بوریا سے پانی کا بہنا دیکھ رہی ہوں

(۲۱) آپ ﷺ کی قربانیوں کی کانیاں نگاہوں میں

(۲۲) دست مبارک کو حرکت دیتے ہوئے دیکھ رہا ہوں

(۲۳) دست مبارک کے اشارہ سے لوگوں کو بٹھانا اب بھی میرے سامنے ہے

(۲۴) آپ ﷺ کا پاؤں کو حرکت دینا نہیں بھولتا

(۲۵) رسول اللہ ﷺ کا ذوالبجادین کو قبر میں اتارنا میری نگاہوں کے سامنے ہے

(۲۶) چہرۂ اقدس کی سفیدی آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے

(۲۷) اب بھی چہرۂ اقدس سے خون صاف کرتے ہوئے ارشاد فرما رہے ہیں

(۲۸) رخسار مبارک کی سفیدی میرے سامنے ہے

(۲۹) خدمت اقدس میں جانا مجھے نہیں بھولتا

(۳۰) ثنیہ کی گھاٹیوں سے تشریف لانا میری نگاہوں میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

صحابہ کرام کو حضور ﷺ سے جو محبت و عقیدت اور عشق تھا اس کی مثال دنیا میں پیش نہیں کی جاسکتی، ان کے مقابل مجنوں ولیلی اور سسی پنوں کی محبت کے قصے ہیچ دکھائی دیتے ہیں، آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کی وارفتگی اور والہانہ لگاؤ کو دیکھ کر منافقین ومخالفین انہیں پاگل، بے وقوف اور دیوانہ کہتے۔ قرآن نے اس کی نشاندہی اپنے ان مقدس الفاظ میں فرمائی۔

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ

جب ان مخالفین سے کہا جاتا ہے تم ان لوگوں (صحابہ) کی طرح ایمان لے آؤ۔

تو وہ جواباً طعن کرتے ہوئے کہتے:۔

اَنُؤْمِنُ کَمَا اٰمَنَ السُّفَھَاءُ

کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جیسے یہ دیوانے اور بے وقوف ایمان لائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَاءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ

سنو یقیناً یہی لوگ (منافقین) پاگل ہیں لیکن یہ حقیقت سے آگاہ نہیں۔ (البقرہ)

ان کی دیوانگی کیا تھی؟ فقط یہ کہ وہ کائنات کی ہر شی سے بڑھ کر اللہ ورسول سے محبت و عقیدت رکھتے تھے، ان کا محبت واطاعت میں جان کی بازی لگانا ان کے لئے سب سے قابلِ فخر و ناز عمل تھا، حضور ﷺ سے ان کے والہانہ لگاؤ کے مختلف مظاہر میں سے بطور محبت آپ ﷺ کے سراپا کو اپنے اذہان میں محفوظ کرنا بھی ہے۔

ہم نے اس مقالہ میں اس خوبصورت پہلو پر مواد جمع کیا ہے، ان موضوعات پر بھی کام شائع ہو رہا ہے، جسم نبوی کی خوشبو، مزاح نبوی، تبسم نبوی، گریہ نبوی، صحابہ اور علم نبوی، رفعت ذکر

نبوی، حضور کی رضاعی مائیں، مشتاقان جمال نبوی کی کیفیات جذب ومستی، صحابہ اور تصور رسول، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہمیں بھی آپ ﷺ کی صورت وسیرت سے ہر شئی سے بڑھ کر محبت وپیار نصیب ہو جائے۔

اسلام کا ادنیٰ خادم

محمد خان قادری

Ishaate Islam

تصور رسول کے لئے ذکر حلیہ وسراپا

اس امر میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، بارگاہِ مصطفوی ﷺ کے آداب سے واقف ہونے کے باعث آپ ﷺ کی صورت طیبہ اور سیرت مطہرہ دونوں کے دل وجان سے شیدا تھے۔ انہیں آپ ﷺ کی ذات والاصفات کے ہر گوشے سے والہانہ محبت تھی۔ آپ ﷺ سے ان کی وارفتگی وشیفتگی درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ صحابہ حضور ﷺ کی صورت و سیرت کے بیان سے اپنی محافل کو آراستہ کرتے۔ آپ ﷺ کے شمائل مبارکہ کے ذکر سے اپنے ایمان کی شمع فروزاں رکھتے۔

(۱) آپ کا سراپا اور سیدنا ابو ہریرہ کا معمول:۔

مشہور تابعی حضرت سعید بن المسیب ؓ کے صاحبزادے محمد ؓ، سیدنا ابو ہریرہ ؓ کے بارے میں روایت فرماتے ہیں۔ آپ ؓ جب کسی دیہاتی یا کسی ایسے شخص کو پالیتے جس نے آپ ﷺ کا دیدار نہ کیا ہوتا تو اسے بٹھا لیتے اور اس سے اپنے آقا کے حسن وجمال کا تذکرہ کرکے اپنے دل کو تسلی دیتے۔

"سیدنا ابو ہریرہ ؓ کا ساری زندگی یہ عمل رہا جب کسی ایسے شخص کو پالیتے جس نے محبوب خدا ﷺ کے حسن وجمال کا نظارہ نہ کیا ہوتا تو اسے کہتے کہ آ! میں تجھے آپ ﷺ کے شمائل سناتا ہوں اور اس کے بعد آپ ﷺ کے حسن وجمال کا تذکرہ کرتے (آخر میں فرماتے) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں نے آپ کی مثل نہیں دیکھا"۔ (طبقات ابن سعد، ۱: ۴۱۴)

(۲) مجھ سے آپ ﷺ کا سراپا سن لو، صحابی کا اعلان:۔

حضرت سعید الجزیری فرماتے ہیں:۔

میں صحابیٔ رسول ابو طفیل ؓ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کررہا تھا تو انہوں نے فرمایا، آج میرے سوا دیدار مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہونے والا کوئی بھی شخص روئے زمین پر موجود نہیں۔

میں نے بطور تعجب پوچھا:۔

"آپ نے حضور ﷺ کی زیارت کی ہے"۔

انہوں نے فرمایا:۔

"ہاں"

میں نے ان سے عرض کیا:۔

"مجھے بھی آپ کے شمائل سنائیں۔"

تو انہوں نے یادیں تازہ کرتے ہوئے کہا:۔

"آپ کا رنگ مبارک سفید، روشن اور من ٹھار تھا"۔ (طبقات ابن سعد، ۱: ۴۱۷، ۴۱۸)

(۳) اب تو میں بھی پہچان سکتا ہوں:۔

حضرت حشرم بن بشار سے روایت ہے کہ بنی عامر قبیلے کا ایک آدمی صحابی رسول حضرت ابوامامہ باہلی ؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا:۔

"اے ابوامامہ آپ عربی اور فصیح اللسان ہیں۔ آپ بات خوب بیان کرتے ہیں مجھے آقائے دوجہاں ﷺ کے حلیہ اقدس کے بارے میں اس طرح بیان کریں۔ جیسے میں آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ حضرت ابوامامہ نے آپ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ ﷺ کا رنگ مبارک سفید سرخی مائل تھا، آنکھیں سیاہ اور ابرو باریک تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی"۔

جب حضرت ابوامامہ نے آپ ﷺ کے حلیہ کا ہر گوشہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا وہ آدمی پکار اٹھا۔

"آپ نے کیا ہی خوب حلیہ بیان کیا ہے اگر آپ ﷺ تمام مخلوق کے درمیان بھی موجود ہوں تو میں پھر بھی آپ کو پہچان لوں گا"۔

(۴) مجھے آپ ﷺ کے حسن وجمال کے بارے میں بتائیں:۔

حضرت عمار بن یاسر ؓ کے پوتے ابوعبیدہ، حضور ﷺ کی صحابیہ حضرت ربیعہ بنت

معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہنے لگے:۔

"مجھے آپ ﷺ کے حسن و جمال کے بارے میں کچھ بتائیں"۔

انہوں نے آپ ﷺ کا سراپا بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے بیٹا! اگر تو حضور ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کرتا تو ایسے پاتا جیسے سورج چمک رہا ہے"۔(سبل الہدی،۲:۶)

(۵) آپ ﷺ چودھویں کے چاند جیسے تھے:۔

حضرت ابواسحاق ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے علاقے کی ایک خاتون کو یہ شرف حاصل تھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا، واپسی پر انہوں نے لوگوں کو آپ ﷺ کا سراپا اور حسن و جمال بیان کیا، تو میں نے ان سے کہا۔

"مجھے تو کسی مخصوص شئی کے ساتھ تشبیہ دے کر بتاؤ آپ کیسے ہیں؟"

تو فرمانے لگیں:۔

"آپ چودھویں کے چاند کی طرح ہیں۔ میں نے ان سے پہلے اور بعد ان کی مثل نہیں دیکھا" (سبل الہدی،۲:۱۰)

(۶) حضرت ام معبد اور آپ کا سراپا:۔

ہجرت کے سفر میں آپ ﷺ دوران سفر ایک خاتون حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ دیر کے لئے رکے تھے ان کا خیمہ راستہ کے کنارے پر تھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے اس خاتون سے دودھ کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگیں، ہماری بکری نہایت کمزور ہے اس کے تھنوں میں دودھ کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے خاتون! اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس بکری کو دودھ کر دیکھ لیتے ہیں وہ کہنے لگیں آپ اسے ضرور دھوئیں مگر یاد رہے ابھی یہ دودھ کی عمر کو پہنچی نہیں ہے۔

"آپ ﷺ نے اسے پاس بلایا اور اس کے تھنوں اور پشت پہ دست اقدس پھیرا۔ اللہ عزوجل برتر کا مبارک نام لیا۔ بکری کے لئے دعا فرمائی تو اسی وقت

اس کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ آپ ﷺ نے ایسا برتن منگوایا جس سے خاندان سیر ہو جاتا تھا اور اس میں بکری کا دودھ دھویا۔ تمام موجود لوگوں نے وہ دودھ پیا آپ ﷺ نے دوبارہ دھویا حتیٰ کہ گھر کے تمام برتن بھر گئے"۔

یہ بکری ہمارے پاس دور فاروقی تک رہی:۔

ابن سعد اور ابونعیم نے حضرت ام معبد کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ یہ مبارک بکری ہمارے پاس دور فاروقی (اٹھارہ ہجری) تک رہی۔

"آپ کے دست اقدس کی یہ برکت تھی کہ ہم اس سے اُن دنوں میں بھی صبح و شام دودھ حاصل کرتے۔ جب زمین پر قحط کی وجہ سے چارہ تک نہ ہوتا"۔

تھوڑی دیر کے بعد حضرت ام معبد کے خاوند ابومعبد آئے۔ انہوں نے دیکھا گھر کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہے۔ پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا حالانکہ ہمارے گھر میں کوئی جانور دودھ نہیں دیتا انہوں نے فرمایا۔

"اللہ کی قسم! آج یہاں سے ایک مقدس ہستی کا گزر ہوا ہے جن کی یہ شان ہے"۔

خاوند نے سن کر کہا کہ خدا کی قسم یہ وہی جوان ہے، قریش جس کی تلاش میں ہے۔ اگر میں اسے پالوں تو میں اس کی غلامی اختیار کرلوں گا۔

اس پر حضرت ام معبد نے ان الفاظ میں آپ کا سراپا بیان کیا:۔

میں نے ایسی نور نور شخصیت کا دیدار کیا ہے جو نہایت خوبصورت چہرہ، گھنے اور دیدہ زیب بال، سرمگی آنکھیں، طویل ابرو، دلکش آواز، آنکھوں میں سرخ دھاری، بلند گردن، گھنی داڑھی، خاموش ہوں تو صاحب وقار، گفتگو کریں تو چھا جائیں اور نور پھیل جائے، مٹھری باتیں، گفتگو ایسی گویا موتیوں کی لڑی ہو۔ دور سے دیکھنے والا مرعوب اور قریب سے دیکھنے والا اپنائیت محسوس کرے۔ قدِ انور نہ زیادہ لمبا اور نہ ہی چھوٹا۔ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ وہ ایسے لگتے تھے جیسے دو شاخوں میں ایک خوبصورت شاخ نکلتی ہے۔ ان کے رفقاء نہایت

مؤدب ان کی باتیں انتہائی انہماک سے سننے والے، اگر وہ کسی بات کا حکم دیں تو بجالانے میں عجلت سے کام لیں۔ ان میں کثرت کے ساتھ اجتماعیت ہے۔ نہ ہی ان میں کمزوری ہے اور نہ ہی تلخی و ترشی"۔ (شمائل الرسول، ۱:۵۸)

مجھے آپ کے سراپا کے بارے میں آگاہ کیجئے:۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ ؓ کا بیان ہے کہ میں حضور ﷺ کے وصال کے وقت بہت چھوٹا تھا۔ اس لئے میں اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ ؓ (جو حضور ﷺ کے حلیہ مبارک کے راویوں میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں) سے آپ ﷺ کے شمائل کے بارے میں سوال کرتا تھا تا کہ میں بھی آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا نقشہ اپنی لوح دل پر جما سکوں۔

ذکر حلیہ وسراپا کا فائدہ، حصول تصور رسول ﷺ:۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے الفاظ پر نظر ڈالیئے:۔

"سالت خالی هند بن ابی هالة ربیب النبی ﷺ و انا اشتهی ان یصف لی منها شیء اتعلق به

ترجمہ:۔ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ (جو کہ وصاف نبی کے نام سے مشہور تھے) سے سوال کیا مجھے بھی آپ ﷺ کے شمائل وفضائل بیان فرمائیں تا کہ میں یہ سن کر آپ کی ذات اقدس سے تعلق قائم کرسکوں"۔ (شمائل ترمذی)

(۱) حضرت ملا علی قاری "اتعلق به" کا ترجمہ کرتے ہیں:۔

"تا کہ ان کے ذریعے میرا تعلق آپ سے پختہ ہو جائے اور میں آپ کو ذہن و خیال میں بسالوں"۔ (جمع الوسائل، ۱:۳۳)

(۲) شیخ عبداللہ سراج الدین شامی نے علماء امت کے حوالے سے امام حسن ؓ، کے سوال کی حکمت ان الفاظ میں ذکر کی ہے:۔

"امام حسن ؓ، نے حضرت ہند ؓ سے اس لئے سوال کیا کہ جب حبیب خدا ﷺ کا وصال ہوا تو اس وقت امام حسن ؓ ابھی چھوٹے تھے اس لئے چاہا کہ آپ

ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ ہو جائے تا کہ میں آپ ﷺ کی صورت مبارکہ کو اپنے دل میں اور خیال کی تختی پر نقش کرلوں"۔ (سیدنا محمد رسول اللہ، ۲۱۶)

(۳) مذکورہ شیخ نے مقدمہ کتاب میں شمائل نبوی ﷺ کے فوائد پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا کہ اس سے صورت طیبہ عملی طور پر دل ونگاہ میں نقش ہو جاتی ہے۔

"انسان کو آپ ﷺ کے اوصاف عظیمہ اور شمائل کریمہ کی اطلاع سے یہ فائدہ نصیب ہو جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی صورت علیہ قلب میں نقش ہو جاتی ہے اور خیال میں اس طرح بیٹھ جاتی ہے گویا اس نے محبوب کریم ﷺ کو دیکھ لیا ہے"۔

(سیدنا محمد رسول اللہ، ۷)

(۴) مولانا محمد میاں رئیس الافتاء جامعہ امینیہ دہلی "عمدۃ اللبیب" پر تقریظ میں لکھتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ کے شمائل، خصائل اور اخلاق ایسا شفاف آئینہ ہیں جس کے ذریعے ہم آپ ﷺ کی شخصیت مبارک کو انوار و تجلیات اور خصائل شمائل کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کے حسن و جمال اور مبارک رخسار اور پیشانی کی زیارت کا شرف پا سکتے ہیں کسی نے کیا خوب کہا۔ اگر چہ ذات محبوب کو آنکھوں سے نہ دیکھا جاسکا لیکن اس کے شمائل تو سامنے ہیں"۔

(عمدۃ اللبیب، ۱۵)

(۵) شارح شیم الحبیب مولانا نیاز احمد مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

"شمائل نبوی کا بیان اول و آخر تمام مخلوق کے شفیع ﷺ کی خدمت کے ساتھ دلوں کو آپ ﷺ کی تعظیم اور محبت سے مالا مال کرنے کا وسیلہ، آپ ﷺ کے طریق و سنت کی پیروی کا ذریعہ اور آپ ﷺ کے مشاہدہ وزیارت میں معاون ہے"۔

(عمدۃ اللبیب، ۱۸)

(۶) آگے چل کر لکھتے ہیں۔

آپ ﷺ کی صفات کی معرفت عارف کے لئے آپ ﷺ کی ذات اقدس کے

مشاہدہ اور خواب و بیداری میں آپ ﷺ کے دیدار کا سبب بن جاتی ہے۔

(عمدۃ اللبیب، ۲۲)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے الفاظ "انا اشتھی ان یصف لی منھا شیء اتعلق بہ" (میں چاہتا ہوں کہ ان اوصاف کے ذریعے آپ ﷺ کی حسین صورت کو دل و دماغ میں محفوظ کر لوں) "واضح طور پر اس بات پر دال ہیں کہ صحابہ کرام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حسین یادوں کے ساتھ آپ کی شخصیت مبارکہ کو اپنے قلوب و اذہان میں ہر وقت محفوظ رکھنے کے لئے کوشاں رہتے اور وہ آپ کی ہر ادا کو کبھی بھی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتے۔ بلکہ جب بھی آپ کا تذکرہ چھڑتا تو ہر صحابی آپ کی کسی نہ کسی ادا کا اس طرح ذکر کرتا۔ جیسے وہ اب بھی اس حیات آفریں منظر کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ صحابہ کے اذہان میں محفوظ کردہ چند اداؤں کا تذکرہ بیان کیا جا رہا ہے۔

اذہان صحابہ میں محفوظ چند اداؤں کا تذکرہ

(۱) مبارک ہونٹوں کے نیچے مسواک دیکھ رہا ہوں:۔

ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں کسی غرض سے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ مسواک فرما رہے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی اس مبارک ادا کو اس طرح اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ جب بھی مذکورہ معاملہ کا تذکرہ کرتے تو ساتھ اس بات کا اضافہ کرتے۔

"میں آج بھی (تصور میں) آپ کے مبارک ہونٹوں کے نیچے مسواک دیکھ رہا ہوں"۔ (المسلم، ۲:)

(۲) سیاہ عمامہ کے کونے مبارک شانوں کے درمیان:۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ وہ جب بھی اپنے آقا ﷺ کا تذکرہ کرتے تو یہ بھی بیان کرتے:۔

"میں مشاہدہ کر رہا ہوں کہ میرے آقا ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہیں۔ آپ ﷺ کے

سر اقدس پر سیاہ رنگ کا عمامہ ہے جس کے دونوں کونے آپ ﷺ کے مبارک شانوں کے درمیان لٹک رہے ہیں"۔ (المسلم، ۱:۴۴۰)

(۳) مانگ میں خوشبو کی چمک کا حسین منظر:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ ﷺ کے جسم اقدس پر خوشبو لگائی۔ آپ جب بھی سرکار دو عالم کے حج کا تذکرہ فرماتیں تو کہتیں۔

"آج بھی وہ حسین منظر میری آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے کہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے اور آپ کے سر اقدس کی مانگ میں خوشبو کی چمک تھی۔" (البخاری، ۱:۲۰۸)

امام قسطلانی "کانی انظر" کے تحت لکھتے ہیں:۔

"آپ کا یہ فرمان کہ میں اب بھی اس خوشبو کی چمک (کے دلربا منظر) کو دیکھ رہی ہوں کثرت استحضار کے پیش نظر تھا"۔

(۴) انگوٹھی کو چمکتا ہوا دیکھ رہا ہوں:۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول پاک ﷺ قیصر کی طرف اپنا پیغام ارسال فرمانے لگے تو اس پر آپ ﷺ نے مہر ثبت نہیں فرمائی۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ وہ بغیر مہر یہ پیغام نہیں وصول کرے گا اور نہ پڑھے گا"۔

آپ ﷺ نے اس مشورہ کو قبول فرمایا:۔

"اور آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر نقش کروایا اور اس نقش کے الفاظ محمد رسول اللہ ﷺ تھے"۔

اس کے بعد آپ ﷺ اسے پہنتے اور اس کے ساتھ خطوط پر مہر ثبت فرماتے حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرنے کے بعد ہمیشہ کہتے۔

"میں آج بھی چشم تصور میں آپ کے مبارک ہاتھ پر اس انگوٹھی کو چمکتا ہوا دیکھ رہا ہوں"۔ (طبقات ابن سعد، ۱:۴۷۱)

(۵) حضرت انس ؓ سے ہی ایک آدمی نے یہ سوال کیا:۔

"کیا آپ ﷺ انگوٹھی پہنا کرتے تھے"

آپ نے اس شخص کو اپنے پاس بٹھالیا اور درج ذیل واقعہ سنایا کہ:۔

ایک دن آپ ﷺ عشاء کی نماز پڑھانے کے لئے دیر سے تشریف لائے۔ آپ نے جماعت کروائی اور اس کے بعد آپ نے اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف کر کے فرمایا۔ باقی لوگ نماز پڑھ کر سو چکے لیکن تمہارا نماز و جماعت کا انتظار کرنا یوں ہے جیسے تم نماز میں مشغول رہے۔

یہ واقعہ سنانے کے بعد سائل سے کہنے لگے:۔

"مجھے اس لمحہ بھی (اس رات) آپ کے ہاتھ پر پہنی ہوئی انگوٹھی کی چمک دمک نظر آرہی ہے"۔ (طبقات ابن سعد، ۱: ۴۷۲)

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ سائل نے آپ سے فقط اتنا پوچھا کہ کیا آپ ﷺ انگوٹھی پہنا کرتے تھے؟ اس کا جواب بڑا واضح تھا کہ ہاں آپ ﷺ نے انگوٹھی پہنی ہے۔ لیکن حضرت انس ؓ نے اس جواب پر اکتفاء کرنے کے بجائے ایک واقعہ سنایا اور پھر انگوٹھی کا ذکر، اس کے ساتھ اپنی وابستہ یادوں کے ساتھ کیا۔ کیوں کہ اہل محبت کی علامت اور ان کا کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ ذکر محبوب کے لئے بہانے تلاش کرتے ہیں اور جب بات چھڑ جاتی ہے۔ تو ان کا جی چاہتا ہے کہ اب یہ سلسلہ ختم نہ ہونے پائے۔

(۶) مبارک بغلوں کی سفیدی میری آنکھوں کے سامنے:۔

حضرت عبد بن اقرم الخزاعی کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد گرامی نے بیان کیا کہ میں اور میرے والد عزۃ کے مقام پر تھے۔

"تو ہمارے پاس سے اونٹ سواروں کا ایک قافلہ گزرا جس نے راستے کی ایک جانب اپنے اونٹوں کو بٹھا دیا"۔

میرے والد نے مجھے اس قافلے کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے بعد نماز کے لئے اذان و تکبیر کہی گئی۔

ہم بھی اپنا کام چھوڑ کر اس قافلے کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے ان کے پاس چلے گئے جب وہاں پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ:۔

"ان میں رسول خدا ﷺ بھی تشریف فرما ہیں (ہم نے زیارت بھی کی) اور آپ کے ساتھ نماز ادا کی"۔

میرے والد نے جو چند لمحات آپ ﷺ کے ساتھ گزارے تھے۔ ان لمحات کی یادیں ان کے لوح قلب و ذہن پر کچھ اس طرح ثبت ہو کر رہ گئیں کہ آپ ﷺ کے سجدہ مبارک کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے کہتے۔

"میں آج بھی سجدہ کرتے وقت آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی کو (چشم تصور میں) دیکھ رہا ہوں"۔

حضرت ابو سعید خدری ؓ بھی آپ کے سجدے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے پکار اٹھتے:۔

"سجدہ کرتے وقت آپ کی مبارک بغلوں کی جو سفیدی ظاہر ہوتی تھی وہ اب بھی میری نگاہوں میں ہے"۔ (طبقات ابن سعد، ۱: ۴۲)

(۸) پنڈلیوں کی زیارت کا پُر کیف منظر:۔

حضرت ابو جحیفہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں ابطح کے مقام پر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ سرخ رنگ کے خیمہ میں سرخ رنگ کا جبہ اور لباس زیب تن فرمائے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس سرخ لباس میں آپ ﷺ کی مقدس سفید پنڈلیاں ظاہر ہوئیں۔ آج تک آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی وہ چمک میری آنکھوں کے سامنے ہے اور میں اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا ان کے محبت بھرے الفاظ ملاحظہ کر کے ذوق حاصل کیجئے۔

Ishaate Islam

"میں ابطح کے مقام پر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سرخ رنگ کے خیمہ میں جلوہ افروز تھے۔ اور جب باہر تشریف لائے تو آپ سرخ رنگ کا جبہ اور لباس زیب تن کئے ہوئے تھے اسی دوران جو آپ کی مرمریں پنڈلیوں کی زیارت نصیب ہوئی وہ پر کیف منظر آج بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے"۔ (البخاری کتاب المناقب)

(۹) سر پر ہاتھ رکھنا ہمیشہ یاد آتا ہے:۔

حضرت عبداللہ بن ہلال انصاری ؓ سے منقول ہے کہ مجھے میرے والد گرامی اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بیٹے کے لئے دعا کیجئے۔

سرور عالم ﷺ نے اپنا مقدس ہاتھ میرے سر پر رکھ کر دعا فرمائی:۔

"حضور ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا میں نے اپنے سینہ میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی اور یہ مجھے آج تک نہیں بھولتا"۔ (سیدنا محمد رسول اللہ، ۳۷۸)

(۱۰) چہرۂ اقدس کی سفیدی اور زلفوں کی سیاہی ہمیشہ نظروں کے سامنے رہتی ہے:۔

حضرت جابر ؓ حضرت ابوالطفیل ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی جو زیارت کی تھی۔

"آپ کے چہرۂ اقدس کی سفیدی اور مبارک بالوں کی سیاہی میں بھول نہیں پاتا"۔ (طبقات ابن سعد، ۱:۴۱۹)

(۱۱) اب تک سینے میں ٹھنڈک ہے:۔

حضرت سعد ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مکہ معظمہ میں سخت بیمار ہو گیا۔ رحمۃ للعالمین ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔

میں نے عرض کیا:۔

یا رسول اللہ! میری ایک بیٹی ہے میں چاہتا ہوں اپنے مال میں سے دو تہائی صدقہ کی وصیت کروں۔ اور ایک تہائی بیٹی کے لئے رہے۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو عرض کیا نصف کر لیتا ہوں۔ فرمایا ایسا نہ کرو۔ عرض کیا ایک تہائی صدقہ اور دو تہائی بیٹی کے لئے کرتا ہوں۔ فرمایا ہاں۔ تہائی میں وصیت کرو اور تہائی کافی ہے۔ اس کے بعد آپ نے میری پیشانی پر دست اقدس رکھا۔ پھر اسے میرے چہرے اور بطن پر پھیرا۔ اور یہ دعا دی۔ اے اللہ سعد کو شفاء دے اور اس کی ہجرت کو کامل فرما۔

"میں آج تک جس وقت بھی اس حسین منظر کو یاد کرتا ہوں تو اپنے سینہ میں دست اقدس کی ٹھنڈک پاتا ہوں"۔ (البخاری، کتاب الوصایا)

(۱۲) پاؤں کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں:۔

حضرت عمرو بن ابی عمرو المزنی سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر میری عمر پانچ یا چھ سال تھی۔ یوم نحر کو میرے والد مجھے منیٰ میں اس مقام پر لے گئے۔ جہاں رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

"میں نے پوچھا یہ مبارک شخصیت کون ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ اللہ کے رسول ہیں"۔

میں سن کر آگے بڑھا اور آپ کے اتنا قریب ہوا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کی پنڈلی کو پکڑ لیا۔ پھر میں نے اسے تبرکاً چھوا۔ اس کے بعد اپنا ہاتھ آپ کے تلوؤں کے ساتھ لگایا۔

"پس اب بھی میں اپنے ہاتھ میں ان کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں"۔

(سیدنا محمد رسول اللہ، ۳۸۶)

(۱۳) سراپا کا حسن نہیں بھولتا:۔

حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا آپ کے مبارک پاؤں کی انگلیوں کے حسن و جمال کے بارے میں بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے اپنے والد گرامی کے ساتھ حضور علیہ السلام کی

زیارت کا شرف پایا۔ اس وقت آپ اونٹنی پر سوار تھے۔ اور آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی میرے والد نے قریب ہو کر آپ ﷺ کا مبارک قدم پکڑ لیا۔ اس موقعہ پر میں نے پاؤں مبارک کی انگلیوں کی زیارت کا شرف فرمایا۔

"مجھے آپ کی سبابہ کا دیگر انگلیوں سے اعتدال کے ساتھ طویل ہونا نہیں بھولتا"۔

(۱۴) مبارک بازوؤں کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں:۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ ؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون ؓ کا وصال ہوا اور آپ کو دفن کیا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا جا کر فلاں پتھر لاؤ۔ اس شخص سے وہ پتھر اٹھایا نہ جاسکا۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنی مبارک آستین چڑھاتے ہوئے اٹھے۔ جس راوی نے مجھے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں۔

"گویا میں اب بھی آپ ﷺ کے مقدس بازوؤں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ جب آپ نے آستین چڑھائے"۔ (مشکوۃ المصابیح باب دفن المیت)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان الفاظ کا ترجمہ یوں کیا ہے:۔

"گویا میں اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ مقدس بازوؤں کی سفیدی تک رہا ہوں"۔ (اشعۃ اللمعات، ۱:۶۹۵)

(۱۵) اب تک دیوار پر دست اقدس کا نشان دیکھ رہی ہوں:۔

امام شعبی، ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا میں وضو فرماتے، استنجا فرماتے اور ہاتھ دیوار پر رگڑتے اور ان پر پانی ڈالتے۔

"گویا میں اب بھی دیوار پر آپ کے مبارک ہاتھ کا نشان واثر تک رہی ہوں"۔

(مسند احمد، ۷:۳۳۷)

(۱۶) میں انگلی چوستے ہوئے دیکھ رہا ہوں:۔

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گود میں گفتگو کرنے والے بچوں کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ بنی اسرائیل کی خاتون بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ اس کے پاس سے ایک خوبصورت شکل والا سوار گزرا۔ اس خاتون نے دعا کی۔ اے اللہ! میرے بچے کو اس سوار جیسا بنا دے وہ بچہ دودھ چھوڑ کر سوار کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ اے اللہ! مجھے ہرگز ایسا نہ بنا پھر اس نے دودھ پینا شروع کر دیا۔ اس موقعہ پر آپ ﷺ نے سمجھانے کے لئے مبارک منہ میں انگلی ڈال کر اسے چوسا حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں۔

"گویا میں اب بھی آپ ﷺ کو منہ میں انگلی ڈالے دیکھ رہا ہوں"۔

(البخاری، ۱:۴۸۹)

(۱۷) نماز میں آپ کا ہاتھ باندھنا مجھے نہیں بھولتا:۔

حضرت حارث بن عظیف ؓ کا بیان ہے میں بہت سی چیزوں کو بھول گیا ہوں بہت سی مجھے یاد بھی ہیں مگر:۔

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں بائیں ہاتھ پر دائیں رکھتے ہوئے دیکھا اسے میں بھول نہیں پاتا"۔ (اسد الغابۃ، ۱: ۴۱۰)

(۱۸) اب تک جی میں سیرابی ہے:۔

امام قاسم بن ثابت "الدلائل" میں حضرت حنش ؓ سے روایت کرتے ہیں مجھے حضور ﷺ نے اسلام کی دعوت دی، جسے قبول کرتے ہوئے میں مسلمان ہو گیا۔

"مجھے آپ ﷺ نے اپنے بچے ہوئے ستو پلائے اب مجھے جب پیاس لگتی ہے تو میں ان کی سیرابی پاتا ہوں جب بھوک لگتی ہے تو میں اپنے آپ کو سیر ہونے والا محسوس کرتا ہوں"۔ (سبل الہدی والرشاد، ۱۰:۴۱)

(۱۹) اب تک سینے میں ٹھنڈک ہے:۔

اسی طرح کا واقعہ امام طبرانی نے حضرت ابو عقیل الدیلی ؓ کا بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام و ایمان کی دولت پائی۔

"مجھے رسول اللہ ﷺ نے ستو پلائے پہلے خود آپ ﷺ نے پئے پھر مجھے دیئے جب پیاس لگتی ہے تو دل میں ان کی تراوت پاتا ہوں اور گرمی ہو تو ان کی ٹھنڈک پاتا ہوں"۔(المجمع،۹:۴۰۰)

(۲۰) بوریا سے پانی کا بہنا دیکھ رہی ہوں:۔

حضرت شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ عشاء کی نماز موخر کر کے ادا فرماتے اور فرائض نماز کے بعد گھر میں چار یا چھ رکعات ادا فرماتے۔

"زمین پر کبھی بھی نماز کے لئے کوئی شی نہ بچھاتے ایک مرتبہ بارش کے دن میں نے آپ ﷺ کے نیچے بوریا بچھا دیا جو پھٹا ہوا تھا۔ میں اب بھی دیکھ رہی ہوں اس کی پھٹی ہوئی جگہ سے پانی بہہ رہا ہے"۔(مسند احمد،۷:۸۷)

(۲۱) آپ کی قربانیوں کی گانیاں نگاہوں میں:۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے لئے خوبصورت گانیاں بنایا کرتیں تھیں، ان کا حسین منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے:۔

"میں اب بھی ان گانیوں کو دیکھ رہی ہوں جنہیں میں آپ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے لئے بنایا کرتی تھی"۔(مسند احمد،۷:۳۷۴)

(۲۲) دست مبارک کو حرکت دیتے ہوئے دیکھ رہا ہوں:۔

حضرت انس ؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے میں جنت کا تالا یوں کھولوں گا آپ ﷺ نے ساتھ دست مبارک کو بھی حرکت دی۔

"حضور ﷺ کا مبارک ہاتھوں کو حرکت دینا اب بھی میری نگاہوں میں ہے۔"
(سنن دارمی،۱:۳۱)

(۲۳) دست مبارک کے اشارہ سے لوگوں کو بٹھانا اب بھی میرے سامنے ہے:۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے سرور کائنات ﷺ، حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتداء میں نماز عید الفطر کئی مرتبہ ادا کی ہے تمام مرتبہ پہلے نماز پڑھاتے پھر خطبہ دیتے:۔

"ایک مرتبہ آپ خطبہ کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے، اب بھی وہ خوبصورت منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے جب آپ ﷺ ہاتھ کے اشارہ سے لوگوں کو بیٹھنے کا حکم فرما رہے تھے"۔(البخاری،۲:۲۷۷)

(۲۴) آپ کا پاؤں کو حرکت دینا نہیں بھولتا:۔

آپ کے چچا حضرت عباس ؓ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے تین سال پہلے پیدا ہوا جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو میری والدہ کو اطلاع دی گئی کہ:۔

"جناب آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے تو وہ مجھے ساتھ لے کر ان کے ہاں تشریف لے گئیں"۔

جب ہم ان کے حجرہ میں داخل ہوئے اس موقع پر میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی:۔

"وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے کہ آپ ﷺ پاؤں کو حرکت دے رہے تھے۔ خواتین نے مجھے کہنا شروع کیا تیرا ساتھی پیدا ہوا ہے اسے بوسہ دو"۔
(المستدرک،۳:۳۶۳)

(۲۵) رسول اللہ کا ذوالبجادین کو قبر میں اتارنا میری نگاہوں میں ہے:۔

حضرت عبداللہ ذوالبجادین ؓ بچپن میں یتیم ہو گئے چچا نے پالا۔ حضور ﷺ کے ساتھ انہیں محبت ہو گئی کافر چچا کو معلوم ہوا تو اس نے کہا:۔

"اگر تو نے محمد (ﷺ) کی اتباع کر لی تو میں تجھے دی ہوئی ہر شی چھین لوں گا"۔

انہوں نے اعلان کر دیا میں حضور ﷺ کے دامن سے وابستگی اختیار کر چکا ہوں۔ تجھ سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔

"تو چچا نے اپنی دی ہوئی تمام اشیاء واپس لے لیں حتیٰ کہ کپڑے بھی اتار لئے"۔

اپنی والدہ کے پاس حاضر ہوئے اور معاملہ عرض کیا انہوں نے ایک کمبل دیا، صحابی نے اس کے دو حصے کئے ایک تہہ بند بنالیا اور دوسرے کو اوپر اوڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کیا عبدالعزیٰ فرمایا آج کے بعد تمہارا نام عبداللہ ذوالبجادین ہے۔

"تم میرے پاس رہو گے تو پھر وہ آپ کی چوکھٹ پر بیٹھے رہا کرتے تھے"۔

ان کا وصال غزوہ تبوک کے موقع پر ہوا، حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب انہیں قبر میں اتارنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔

"اپنے بھائی کو میرے قریب کرو آپ نے قبلہ کی طرف سے انھیں ہاتھوں میں لیا اور قبر میں رکھا"۔

پھر آپ باہر تشریف لائے، قبلہ رخ ہو کر یہ دعا کی:۔

"اے اللہ میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا"۔

کاش یہ قبر میری ہوتی:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ اس صحابی کی روئیداد بیان کرنے کے بعد دو باتیں فرماتے:۔

"کاش آج صاحب قبر میں ہوتا"۔

دوسری روایت میں ہے:۔

"اللہ کی قسم! کاش، ان کی جگہ میں ہوتا۔ حالانکہ میں ان سے پندرہ سال پہلے اسلام لایا ہوں"۔

اور دوسری بات یہ فرماتے:۔

آج بھی وہ منظر میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ کی قبر میں تشریف فرما ہیں"۔ (اسد الغابہ،۳: ۲۲۸)

(۲۶) السلام علیکم فرمانا نہیں بھولتا:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:۔

"رسول اللہ ﷺ دائیں اور بائیں اس طرح سلام پھیرتے کہ میں آپ کی سفیدی رخسار کی زیارت کرتا اور اب تک میں السلام علیکم و رحمۃ اللہ فرمانا نہیں بھول پاتا"۔ (مسند احمد،۲: ۱۱)

(۲۷) اب بھی چہرۂ اقدس سے خون صاف کرتے ہوئے فرما رہے ہیں:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے منقول ہے۔ جعرانہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین سے حاصل شدہ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، لوگوں کا خوب اژدہام تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو قوم کی طرف بھیجا انہوں نے اسے مارا اور زخمی کر دیا اور وہ اس کے باوجود اپنے چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتا ہے اے میرے رب میری قوم کو معاف فرما دے یہ مجھے نہیں جانتی حضرت عبداللہ کہتے ہیں۔

"میں اب بھی آپ ﷺ کا مبارک پیشانی سے خون کا صاف کرنا نہیں بھول پاتا"۔
(مسند احمد،۲: ۴۱)

(۲۸) رخسار مبارک کی سفیدی میرے سامنے ہے:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ آپ ﷺ کی نماز کے موقعہ پر سلام پھیرنے کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:۔

"آپ کے بائیں طرف سلام پھیرنے کے وقت سفیدی رخسار اب بھی میری نگاہوں میں ہے"۔ (مسند احمد،۲: ۵۴)

(۲۹) خدمت اقدس میں جانا مجھے نہیں بھولتا:۔

حضرت عبداللہ بن بلال رضی اللہ عنہ کہا کرتے مجھے وہ لمحہ ہمیشہ یاد آتا ہے جب میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئے اور عرض کیا یارسول اللہ! اس کے لئے دعا فرمائیے آپ ﷺ نے میرے سر پر دست کرم رکھا اس کی وجہ سے سینہ میں جو ٹھنڈک محسوس ہوئی وہ اب بھی میں بھول نہیں پاتا الفاظ روایت پڑھیئے۔

"مجھے وہ لمحہ نہیں بھولتا جب والد گرامی مجھے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ اس کے لئے برکت کی دعا فرمائیے اور مجھے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اب بھی محسوس ہو رہی ہے جو آپ نے میرے سر پر رکھا تھا"۔(اسد الغابہ، ۳:۳۰۲)

(۳۰) ثنیہ کی گھاٹیوں سے تشریف لانا میری نگاہوں میں ہے:۔

حضرت عبداللہ بن ابی لیلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے جب آپ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اس وقت میری عمر تقریباً پانچ سال ہوگی میں نے دیگر انصاری بچوں کے ساتھ مل کر آپ ﷺ کا استقبال کیا۔

"وہ منظر اب بھی میری نگاہوں میں ہے کہ آپ ﷺ ثنیہ کی گھاٹیوں سے تشریف لا رہے ہیں اور ارد گرد آپ کے صحابہ ہیں"۔

جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو میں کافی باشعور ہو چکا تھا میں نے صحابہ کو دیکھا:۔

"وہ سروں اور کپڑوں پر مٹی ڈال رہے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ رو رہا تھا"۔(اسد الغابہ، ۳:۳۷۴)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت:۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ:۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی:۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری:۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

Ishaate Islam

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

(وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)